International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp:1023 - 1034

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

قرآن وحدیث کی روشنی میں حقوق العباد کا تحقیقی جائزہ

A research review of human rights in the light of Quran and Hadith

Sadaf Munir
MPhil Islamic Studies University of Sialkot. Pakistan
Dr. Naeem Qaiser Al-Azhari
Assistant Professor, Islamic Studies University of Sialkot. Pakistan
Aysha Saeed
MPhil Islamic Studies University of Sialkot. Pakistan

Abstract

The concept of human rights is a fundamental part of Islamic teachings, which clarifies the mutual relations and responsibilities of human beings in the light of the Qur'an and Hadith. In this research paper, the rights of the servants have been examined with the help of references from the Qur'an and hadiths. The Qur'an repeatedly emphasizes the protection of human rights, including justice, fairness, brotherhood, and adherence to moral values. In the hadith, the Prophet (peace be upon him) highlighted the importance of the rights of the servants through his sermons and teachings, especially advised to avoid oppression, lying, backbiting and destroying the rights of others. This study also explains that violation of human rights is a serious sin and Allah Almighty does not forgive until the victim forgives. This paper highlights that social stability and humanity. How important it is to take care of the rights of the people for the welfare of people and their fulfillment is indispensable for the spiritual and social success of man.

Keywords: Rights of the people, Quran and Hadith, social justice, Islamic teachings, Social welfare, morality and humanity

1. تعارف

اسلام ایک توحیدی مذہب ہے، جو اللہ رب العزت کی طرف سے حضرت محمد ﷺ (جو کہ آخری نبی ہیں) کے ذریعے بنی نوع آدم تک پہنچایا گیا ہے۔ جو آخری الہامی کتاب قرآن مجید پر قائم ہے، اسلام میں حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی راہ نجات ہے۔ حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق بندوں پر. اسلام میں معاشرتی نظام کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ حقوق العباد میں والدین اولاد بیوی رشتہ دار یتیم، مساکین، مسافر، مستحقین، ہمسایہ، سائل، قیدی و ملازمین وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ سے زیادہ حقوق العباد پر زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کے اوپر دوسرے انسان

CC BY

کے حقوق متعین کر دیے ہیں، ان کو حقوق العباد کہتے ہیں، اس لیے میدان حشر میں بھی حقوق العباد کے بارے میں حساب کتاب ہو گا، اس سلسلے میں چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی معاف نہ ہو گی۔ حقوق العباد میں انسان کو اپنے بیگانے، اقارب، ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں سے نیک سلوک بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی، جانوروں کو دکھ نہ پہنچانا، وغیرہ حقوق العباد میں شمار ہوتے ہیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔

2. اہمیت

اسلامی معاشرے میں خاندانی نظام کو نہ صرف اہمیت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، بلکہ خاندانی حقوق پر بھرپور زور بھی دیتا ہے۔ خاندانی حقوق العباد میں اولاد کے حقوق، والدین کے حقوق، شوہر اور بیوی کے حقوق شامل ہیں، حقوق العباد ادا کرنا مومنوں اور جنتیوں کی صفت ہے۔ قیامت کے روز نہ صرف حقوق اللہ کا حساب ہو گا، بلکہ بندے کے حقوق کا بھی حساب ہو گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ کہ: مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس وہ شخص ہے، جس کے پاس کوئی پیسہ اور دنیا کا سامان نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میری امت کا مفلس وہ شخص ہے، جو قیامت کے دن بہت سی نماز روزہ زکوٰۃ اور دوسری مقبول عبادتیں لے کر آئے گا، مگر حال یہ ہو گا، کہ: اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا یا کسی کو مارا پیٹا ہو گا۔ تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو اس کے حق کے بقدر نیکیاں دی جائیں گی، ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے (اُس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی۔[1]

3. دراسات سابقہ

یہ ایسا موضوع ہے جس پر پاکستان کی مختلف یونیورسٹیز میں کام ہو چکا ہے، وہ حسب ذِیل ہیں۔

1. **حقوق العباد** مولف **سید بدیع الدین راشدی** رحمتہ اللہ 1432 نے تالیف فرمائی ہے جس میں انہوں نے حقوق العباد کے متعلق ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔
2. **حقوق العباد** از **اوصاف علی** نے حقوق العباد میں اولاد، والدین، زوجین پڑوسیوں، تاجروں اور مسافروں کے حقوق پر روشنی ڈالی ہے۔
3. مقالہ **بنیادی انسانی حقوق کا اسلام اور اقوام متحدہ کے عالمی منشور کی روشنی میں تقابلی جائزہ** جو کہ مقالہ نگار عبد الرحمان نے ڈاکٹر دوست محمد خان کی زیر نگرانی عبد الولی یونیورسٹی مردان میں لکھا ہے۔

4۔ حقوق العباد کا معنیٰ و مفہوم

ابن منظور افریقیؒ لکھتے ہیں: "ایسا حکم جو حقیقت حال کے مطابق ہو اس کا اطلاق نظریات و تصورات، مذاہب و ادیان پر ہوتا ہے، یہ باطل کی ضد بھی ہے، جس کے معنی درست اور واجب کے ہیں"[2]

ڈاکٹر حامد یوسف کی بیان کردہ حق کی تعریف:

وَالْحَقُّ فِي عُرْفِ الْفُقَهَاءِ مَاثَبَتَ لِإِنْسَانِ بِمُقْتَضَى الشَّرْعِ مِنْ أَحَلِ صَالِحِه"[3]

ترجمہ: فقہاء کی اصطلاح میں حق کی تعریف یہ ہے۔ کہ: ہر وہ اچھی بات جو شریعت کے مطابق انسان کیلئے ثابت ہو۔

سید سلیمان ندوی نے حق کی تعریف یوں کی ہے: اللہ تعالیٰ نے جو نفع مند اشیاء پیدا کی ہیں ان سے نفع اٹھانا اور انہیں مواقع پر صرف کرنا جہاں اس نے انہیں صرف کرنے کا حکم دیا ہے، اور ان اشیاء کے نفع رسانی کے پہلو کو نقصان سے بچایا جائے تو اس ذمہ داری کا نام حق ہے۔

5۔ اقسام:

حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ 1: حقوق اللہ، 2: حقوق العباد

1: حقوق اللہ: حقوق اللہ سے مراد وہ حقوق جو اللہ تعالیٰ کے بندوں پر واجب ہیں، یوں تو اللہ تعالیٰ کے بے شمار حقوق ہیں ۔ لیکن اگر ہم ان تمام حقوق کو مختصر الفاظ میں بیان کرنا چاہیں، تو یہ کہہ سکتے ہیں، کہ: اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنا ہمارا فرض ہے، اور اللہ کا حق۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہزار ہا نعمتوں سے نوازا ہے، جن کا شکر ادا کرنا ہم پر فرض ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر بجالائیں کم ہے، کیوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

2: حقوق العباد: عباد عبد کی جمع ہے۔ حقوق العباد سے مراد وہ حقوق ہیں۔ جو بندوں کے بندوں پر واجب ہیں، مثلاً والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق وغیرہ۔

حقوق العباد کا مفہوم: ایسے حقوق جن کا تعلق مخلوق کے حقوق سے ہو انہیں حقوق العباد کہتے ہیں۔

سلطان العلماء عزالدین بن عبد السلام نے اس کی نے تین قسمیں ذکر کی ہیں۔

1۔ مکلف کی اپنی ذات کے حقوق مثلاً لباس مکان نان ونفقہ آرام کرنا افطار کرنا اور ترک رہبانیت وغیرہ۔

2۔ بعض مکلفین کے حقوق دوسروں پر

3۔ بہائم اور حیوانات کے انسان پر حقوق[4]

عن معاذ رضي الله عنه قال كُنْتُ رِدْفَ رَسولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلَّمَ علَى حِمارٍ، يُقالُ له: عُفَيْرٌ، قالَ: فقالَ صلى الله عليه وآله وسلم: يا مُعاذُ، تَدْرِي ما حَقُّ اللهِ علَى

العِبادِ؟ وما حَقُّ العِبادِ علَى اللهِ؟ قالَ: قُلتُ: اللَّهُ ورَسولُهُ أعْلَمُ، قالَ صلى الله عليه وآله وسلم: فإنَّ حَقَّ اللهِ علَى العِبادِ أنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ، ولا يُشْرِكُوا به شيئًا، وحَقَّ العِبادِ علَى اللهِ عزَّوجلَّ أنْ لا يُعَذِّبَ مَن لا يُشْرِكُ به شيئًا، قالَ: قُلتُ: يا رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أفَلا أُبَشِّرُ النَّاسَ، قالَ:لا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا [5]

ترجمہ :سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی ایک لکڑی تھی، رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟" میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے۔ کہ: وہ اس کی عبادت کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے۔ کہ: وہ اس شخص کو عذاب نہ دے، جو اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرتا ہو۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: انہیں بشارت نہ دو۔ ورنہ وہ (اس بات پر) توکل کر لیں گے۔"

حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی درحقیقت راہِ نجات ہے حقوق العباد ادا کرنا اللہ تعالیٰ ' کے نیک اور صالح بندوں کی صفت ہے کامل مسلمان ہمیشہ دوسروں کے حقوق دبانے یا انہیں تلف کرنے سے بچتا ہے۔ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ، حَرَامٌ دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ [6] ترجمہ :مسلمان کی سب چیزیں (دوسرے) مسلمان پر حرام ہیں، اس کا مال، اس کی آبرو اور اس کا خون

کیوں کہ حقوق العباد کی ادائیگی میں غفلت برتنے سے معاشرے کا امن وسکون برباد ہو جاتا ہے۔

6۔ حقوق العباد کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں:

قرآن کریم دین کے اسلام کی مقدس و مرکزی کتاب ہے جس کے متعلق ہم اسلام کے پیروکاروں کا اعتقاد ہے کہ: اسے ہمارے پیغمبر حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر وحی کے ذریعے اتارا گیا جو تیئیس برس کے عرصے میں نازل ہوا اور قرآن مجید کا اعجاز یہ ہے، کہ: وہ ہر لحاظ سے بے مثل ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا [7]

ترجمہ : کہہ دو: کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن جیسی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لا سکیں گے، چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔

1-6۔ حقوق العباد کی تاکید آیات قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ[8]

ترجمہ: پس ﴿اے مومن﴾ رشتہ دار کو اس کا حق دے۔ اور مسکین و مسافر کو (اس کا حق) یہ طریقہ بہتر ہے۔ ان لوگوں کے لیے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہوں، اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

" لَيْسَ البران تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ولكن الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِينَ، وَاتى الْمَالَ عَلى حُبّه ذَوِى الْقُرْبَى وَالْيَتْمٰى وَالْمُسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَأَتَى الزَّكٰوة وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَاسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِيْنَ الْبَاسِ ، أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ، وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ [9]

ترجمہ: نیکی یہ نہیں ہے، کہ: تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لیں یا مغرب کی طرف۔ بلکہ نیکی یہ ہے، کہ: آدمی اللہ کو اور یوم آخرت اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔ اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں۔ کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں، اور تنگدستی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں یہ ہیں راستباز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔

ڈاکٹر عبد السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں: "مسلمانوں کو جب پہلے بیت المقدس اور پھر کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ تو یہ بعض اہل کتاب اور بعض مسلمانوں پر شاق گزرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کی حکمت بیان فرمائی۔ کہ: اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اس کے احکام کی فرماں برداری، جدھر وہ کہے ادھر رخ کرنا اور جو حکم وہ دے اس پر عمل کرنا ہے۔ یہ ہے اصل نیکی، تقویٰ اور کامل ایمان رہا مشرق یا مغرب میں سے کسی طرف رخ کرنے کی پابندی، تو اس میں کوئی نیکی نہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے نہ ہو۔"

اس آیت میں پہلے مال کی محبت کے باوجود اسے ذوی القربیٰ اور دوسرے مستحقین کو دینے کا ذکر فرمایا، بعد میں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کا ذکر فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے مال میں صرف زکوٰۃ ہی واجب نہیں کہ زکوٰۃ دینے کے

بعد سارا سال بندہ فارغ ہو گیا، بلکہ ضرورت کے وقت مستحقین پر مال خرچ کرنا بھی واجب ہے، مثلاً ماں باپ اور دوسرے ضرورت مند رشتہ داروں کا نفقہ، مہمان پر خرچ، ضرورت مند ہمسائے، مجاہدین اور آیت میں مذکور دوسرے حضرات پر خرچ کرنا ان کا ذکر زکوٰۃ سے پہلے اس لیے کیا کہ عام طور پر اس سے غفلت برتی جاتی ہے"[10]

ارشاد باری تعالی ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ[11]"

ترجمہ: اور اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی اور بے حیائی ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔

سید ابو الاعلیٰ مودودی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:

اس مختصر سے فقرے میں تین ایسی چیزوں کا حکم دیا گیا ہے. جن پر پورے انسانی معاشرے کی درستی کا انحصار ہے:

پہلی چیز عدل ہے: جس کا تصور دو مستقل حقیقتوں سے مرکب ہے۔ ایک یہ کہ لوگوں کے درمیان حقوق میں توازن اور تناسب قائم ہو۔ دوسرے یہ کہ ہر ایک کو اس کا حق بے لاگ طریقے سے دیا جائے۔ اردو زبان میں اس مفہوم کو لفظ انصاف سے ادا کیا جاتا ہے۔ مگر یہ لفظ غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ اس سے خواہ مخواہ یہ تصور پیدا ہوتا ہے، کہ: دو آدمیوں کے درمیان حقوق کی تقسیم نصف نصف کی بنیاد پر ہو اور پھر اسی سے عدل کے معنی مساویانہ تقسیم حقوق کے سمجھ لیے گئے ہیں، جو سراسر فطرت کے خلاف ہے۔ دراصل عدل جس چیز کا تقاضا کرتا ہے۔ وہ توازن اور تناسب ہے۔ نہ کہ برابری بعض حیثیتوں سے تو عدل بے شک افراد معاشرہ میں مساوات چاہتا ہے، مثلاً حقوق شہریت میں مگر بعض دوسری حیثیتوں سے مساوات بالکل خلاف عدل ہے، مثلاً والدین اور اولاد کے درمیان معاشرتی واخلاقی مساوات، اور اعلی درجے کی خدمات انجام دینے والوں اور کم تر درجے کی خدمت ادا کرنے والوں کے درمیان معاوضوں کی مساوات نہیں، بلکہ توازن وتناسب ہے۔ اور اس حکم کا تقاضا یہ ہے، کہ: ہر شخص کو اس کے اخلاقی، معاشرتی، معاشی، قانونی، اور سیاسی وتمدنی حقوق پوری ایمان داری کے ساتھ ادا کیے جائیں۔

دوسری چیز احسان ہے۔ جس سے مراد ہے نیک برتاؤ، فیاضانہ معاملہ، ہمدردانہ رویہ، رواداری، خوش خلقی، درگزر، باہمی مراعات ایک دوسرے کا پاس لحاظ دوسرے کو اس کے حق سے کچھ زیادہ دینا، اور خود اپنے حق سے کچھ کم پر راضی ہو جانا یہ عدل سے زائد ایک چیز ہے، جس کی اہمیت اجتماعی زندگی میں عدل سے بھی زیادہ ہے۔ عدل اگر معاشرے کی اساس ہے، تو احسان اس کا جمال اور اس کا کمال ہے۔

عدل اگر معاشرے کو ناگواریوں اور تلخیوں سے بچاتا ہے تو احسان اس میں خوش گواریاں اور شیرینیاں پیدا کرتا ہے۔ کوئی معاشرہ صرف اس بنیاد پر کھڑا نہیں رہ سکتا۔ کہ: اس کا ہر فرد ہر وقت ناپ تول کر کے دیکھتا رہے۔ کہ: اس کا کیا حق ہے ؟ اور اسے وصول کر کے چھوڑے، اور دوسرے کا کتنا حق ہے ؟ اور اسے بس اتنا ہی دے دے۔ ایسے ایک ٹھنڈے اور کھرے معاشرے میں کشمکش تو نہ ہو گی۔ مگر محبت اور شکر گزاری اور عالی ظرفی اور ایثار اور اخلاص و خیر خواہی کی قدروں سے وہ محروم رہے گا، جو دراصل زندگی میں لطف و حلاوت پیدا کرنے والی اور اجتماعی محاسن کو نشوونما دینے والی قدریں ہیں۔ تیسری چیز جس کا اس آیت میں حکم دیا گیا ہے، صلہ رحمی ہے جو رشتہ داروں کے معاملے میں احسان کی ایک خاص صورت متعین کرتی ہے۔[12]

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًاوَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ إِنْ تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا[13]

ترجمہ: تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو گے، مگر صرف اس کی۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو، اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دعا کیا کرو کہ پروردگار، ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کے لیے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو۔

اس آیت کی تفسیر میں مولانا مودودی فرماتے ہیں:

1. یہاں وہ بڑے بڑے بنیادی اصول پیش کیے جا رہے ہیں۔ جن پر اسلام پوری انسانی زندگی کے نظام کی عمارت قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہ گویا نبی ﷺ کی دعوت کا منشور ہے جسے مکی دور کے خاتمے اور آنے والے مدنی دور کے نقطہ آغاز پر پیش کیا گیا، تاکہ دنیا بھر کو معلوم ہو جائے کہ اس نئے اسلامی معاشرے اور ریاست کی بنیاد کن فکری، اخلاقی، تمدنی، معاشی اور قانونی اصولوں پر رکھی جائے گی اس موقع پر سورہ انعام، رکوع 9 اور اس کے حواشی پر بھی ایک نگاہ ڈال لینا مفید ہو گا اس کا مطلب صرف اتنا ہی نہیں ہے۔ کہ: اللہ کے سوا کسی کی پرستش اور پوجا نہ کرو، بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ: بندگی

اور غلامی اور بے چون وچرا اطاعت بھی صرف اسی کی کرو، اسی کے حکم کو حکم اور اسی کے قانون کو قانون مانو اور اس کے سوا کسی کا اقتدار اعلی تسلیم نہ کرو۔

2. یہ صرف ایک مذہبی عقیدہ، اور صرف انفرادی طرز عمل کے لیے ایک ہدایت ہی نہیں ہے بلکہ اس پورے نظام اخلاق وتمدن وسیاست کا سنگ بنیاد بھی ہے جو مدینہ طیبہ پہنچ کر نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ عملاً نے قائم کیا۔ اس کی عمارت اسی نظریے پر اٹھائی گئی تھی۔ کہ: اللہ جل شانہ ہی ملک کا مالک اور بادشاہ ہے، اور اسی کی شریعت ملک کا قانون ہے۔

3. اس آیت کی تفسیر میں مولانا مودودی فرماتے ہیں: کہ اللہ کے بعد انسانوں میں سب سے مقدم حق والدین کا ہے۔ اولاد کو والدین کا مطیع، خدمت گزار اور ادب شناس ہونا چاہیے۔ معاشرے کا اجتماعی اخلاق ایسا ہونا چاہیے جو اولاد کو والدین سے بے نیاز بنانے والا نہ ہو بلکہ ان کا احسان مند اور ان کے احترام کا پابند بنائے، اور بڑھاپے میں اسی طرح ان کی خدمت کرنا سکھائے۔ جس طرح بچپن میں وہ اس کی پرورش اور ناز برداری کر چکے ہیں۔ یہ آیت بھی صرف ایک اخلاقی سفارش نہیں ہے۔ بلکہ اسی کی بنیاد پر بعد میں والدین کے وہ شرعی حقوق و اختیارات مقرر کیے گئے۔ جن کی تفصیلات ہم کو حدیث اور فقہ میں ملتی ہیں۔ نیز اسلامی معاشرے کی ذہنی و اخلاقی تربیت میں اور مسلمانوں کے آداب تہذیب میں والدین کے ادب اور اطاعت اور ان کے حقوق کی نگہداشت کو ایک اہم عنصر کی حیثیت سے شامل کیا گیا ۔ ان چیزوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ اصول طے کر دیا۔ کہ اسلامی ریاست اپنے قوانین اور انتظامی احکام اور تعلیمی پالیسی کے ذریعے سے خاندان کے ادارے کو مضبوط اور محفوظ کرنے کی کوشش کرے گی، نہ کہ اسے کمزور بنانے کی۔[14]

2-6۔ حقوق العباد کی تاکید احادیث مبارکہ کی روشنی میں

شریعت اسلامیہ نے ہر شخص کو مکلف بنایا ہے، کہ: وہ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق کی مکمل طور پر ادائیگی کرے، دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لیے قرآن وحدیث میں بہت زیادہ اہمیت، تاکید اور خاص تعلیمات وارد ہوئی ہیں۔ نیز نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ، صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین نے اپنے قول و عمل سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی جو بے شمار مثالیں پیش کی ہیں۔ وہ رہتی دنیا تک پوری انسانیت کے لیے مشعل راہ ہیں۔ مگر آج ہم دوسروں کے حقوق تو ادا نہیں کرتے ا۔ لبتہ اپنے حقوق کا جھنڈا اٹھائے رہتے ہیں۔ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کی کوئی فکر نہیں کرتے، اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے لئے مطالبات کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حقوق کے نام سے انجمنیں اور تنظیمیں بنائی جارہی ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسی انجمنیں یا تحریکیں یا کوششیں موجود نہیں ہیں۔ جن میں یہ تعلیم دی جائے۔ کہ د: وسروں کے حقوق جو ہمارے ذمہ ہیں وہ ہم کیسے ادا کریں؟

شریعت اسلامیہ کا اصل مطالبہ یہی ہے، کہ: ہم میں سے ہر ایک اپنی ذمہ داریوں یعنی دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً»:مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ، مِنْ عِرْضِهِ أو مِنْ شَيْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ اليومَ قَبْلَ أَن لا يَكُونَ دِينَارٌ ولا دِرْهَمٌ؛ إِنْ كَانَ له عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِن لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ [15]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے ذمہ کسی مسلمان یا انسان بھائی کا کچھ حق ہو، اس کی آبرو کے متعلق یا اور کسی قسم کا وہ اس سے آج معاف کرالے ایسے وقت سے پہلے کہ نہ اس کے پاس دینار ہو گا نہ درہم، اگر اس کے پاس کچھ عمل صالح ہوں گے، تو بقدر اس کے حق کے اس سے لے کر صاحب حق کو دے دیے جائیں گے۔ اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں۔ تو اس کے فریق کے گناہ لے کر اس کو دیئے جائیں گے۔

اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ [16]

ترجمہ: یعنی پورا مسلمان وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سالم رہیں۔

اس مختصر مگر نہایت جامع حدیث میں ایک ضروری فائدہ بیان کیا گیا ہے۔ جو مصالحہ شرعیہ و تمدنیہ (شرعی اور تمدنی مصلحتیں) دونوں کو شامل ہے۔ شریعت کی غرض تمدن کو محفوظ رکھنا نہیں، بلکہ اس کی غرض صرف یہ ہے۔ کہ: رضائے خداوندی حاصل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ و بندہ کے درمیان تعلق صحیح پیدا ہو لیکن حق تعالیٰ کی غایت ہے کہ اس نے احکام اس طور پر مقرر فرمائے۔ کہ: ان پر مصالح تمدنی مرتب ہو جاتے ہیں۔

من سلم المسلمون کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ: غیر مسلم کی رعایت ضروری نہیں۔ کیونکہ حدیث میں یہ بھی ہے۔ **المومن من امن الناس بوالقة** یعنی مومن وہ ہے جس کے خطرہ سے تمام آدمی امن میں رہیں تو تمام لوگوں کی رعایت ضروری ہوئی۔ خواہ وہ مسلم ہوں یا کافر، ان سب کے حقوق بھی ہوئے۔ البتہ حربی اس حکم میں داخل نہیں۔ اور **مسلمون** جو جمع کے صیغہ سے ہے تو جمع سے تو کبھی مجموعہ مراد ہوتا ہے، اور کبھی ہر ہر فرد تو ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے، کہ: یہاں ہر ہر فرد مراد لیا جائے۔ کہ: ہر مسلمان اس کی ایذا سے محفوظ رہے **من لسانه ويده** اس میں دو قسم کے حقوق کی طرف اشارہ

ہے۔ گویہ تین قسم کے مالی، جانی، مرضی حقوق چھڑانے کے ہیں۔ جس کو اس حدیث میں صاف فرمادیا کہ " إنَّ دِماءَكُم، وأمْوالكم وأعْراضَكُم حرامٌ عَلَيْكُم كَحُرْمة يومِكُم هَذَا "[17]

ترجمہ:" تحقیق تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر حرام ہیں مثل تمہاری اس دن کی حرمت کے یعنی آپس میں نہ ایک دوسرے کو قتل کریں نہ ناحق مال لیں اور نہ آبروریزی کریں"۔

پس یہ تین قسم کے حق ہیں مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ: مال وجان کے حقوق تو اکثر ہاتھ سے تلف ہوتے ہیں۔ اور عرض اکثر زبان سے مال کا حق مثلاً کسی کا مال لوٹ لیا۔ لوٹنے کے لئے اس کا آلہ یہی ہاتھ ہو گا۔ اب رہا جان کا حق یہ بھی ہاتھ ہی سے ہوتا ہے۔ اور اگر کسی کو زبان سے قتل کرنے کو کہا۔ تو یہ بھی پورا ہاتھ ہی سے ہو گا اب رہی آبرو تو وہ بھی ہاتھ سے تلف کی جاتی ہے۔ اور اکثر زبان سے گویہ حقوق تین قسم کے ہیں مگر انہی دو صورتوں میں داخل ہیں۔ من لسانه ويده پس حاصل حدیث کا یہ ہوا۔ کہ: نہ جان کو تکلیف دے نہ مال کو نہ آبرو کو۔ خلاصہ یہ ہوا۔ کہ: ہمیں حقوق العباد کی بھی رعایت کرنا چاہئے۔

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا:

> عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ [18]
>
> ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اہل حقوق کے حقوق دلوائے جائیں گے، یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلایا جائے گا۔

7۔ نتائج بحث

اس آرٹیکل میں جو نتائج سامنے آئے ہیں، وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ اسلام ایک واضح اور جامع مذہب ہے اس لیے اس میں موجود ہر رشتے کے حقوق کو واضح اور جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

2۔ دین اسلام میں نہ صرف حقوق العباد کا تصور موجود ہے بلکہ مسلمان اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے دوسرے بہن بھائیوں کا حق ادا کرتے ہیں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حقوق اللہ کی معافی ممکن ہے لیکن حقوق العباد کی ممکن نہیں، جنت کی نعمتوں اور جہنم کی ہولناکیوں کے بارے میں قرآن وحدیث میں بیانات موجود ہیں۔

3۔ حقوق العباد کی ادائیگی سے معاشرتی عدل و انصاف قائم ہوتا ہے، جس سے ایک پر امن اور متوازن معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

4۔ احقوق العباد کی خلاف ورزی سے اللہ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور آخرت میں سخت حساب کا سامنا کرنا ہوگا، جس کا ازالہ صرف حقوق کی واپسی یا مظلوم کی معافی سے ممکن ہے۔

5۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی معاشرتی بے چینی اور فساد کو جنم دیتی ہے، جو معاشرتی تعلقات میں دراڑ اور اختلافات پیدا کرتی ہے۔

6۔ جو شخص حقوق العباد کو پورا کرتا ہے، اسے آخرت میں اللہ کی طرف سے اجر اور نجات ملتی ہے۔

7۔ حقوق العباد کی ادائیگی سے دنیا میں بھی اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے، جس سے گناہوں کی معافی اور دنیاوی بھلائی کا وعدہ کیا گیا ہے۔

8۔سفارشات

1۔ ہر انسان کا بنیادی حق ہے کہ اس کی عزت اور وقار کو ملحوظ رکھا جائے، چاہے وہ کسی بھی مذہب، قومیت، نسل یا جنس سے تعلق رکھتا ہو۔

2۔ دوسروں کے ساتھ انصاف سے پیش آنا ضروری ہے۔ کسی کے حق کو پامال نہ کریں اور نہ ہی کسی پر ظلم کریں۔

3۔ اگر کسی نے کوئی امانت آپ کے پاس رکھی ہے یا آپ پر کوئی ذمہ داری ڈالی ہے تو اسے دیانت داری سے نبھائیں۔

4۔ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان کی حفاظت کرنا واجب ہے، مثلاً کسی کا مال، جان، عزت یا آبرو نقصان نہ پہنچانا۔

5۔ اگر کوئی آپ سے غلطی کرتا ہے تو اس کو معاف کرنا اور درگزر کرنا ایک عظیم عمل ہے، اور تعلقات بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔

6۔ دوسروں کی مدد کرنا، ضرورت مندوں کی حاجت پوری کرنا اور کمزوروں کا خیال رکھنا حقوق العباد میں شامل ہے۔

7۔ زبان سے کسی کی دل آزاری نہ کریں، اور ہمیشہ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔

8۔ مالی طور پر ضرورت مند لوگوں کی مدد کریں، صدقہ اور خیرات دیں تاکہ معاشرے میں برابری اور ہمدردی کا فروغ ہو۔

9۔ جو وعدے کریں، ان کو پورا کریں اور اپنے عمل سے یہ ظاہر کریں کہ آپ حقوق العباد کو سمجھتے اور اہمیت دیتے ہیں۔

10۔ مختلف نظریات اور خیالات رکھنے والے لوگوں کا احترام کریں، اور اختلافات کو برداشت کرتے ہوئے پر امن اور بھائی چارے کا ماحول بنائیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] **صحیح مسلم**، مسلم بن حجاج، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، حدیث 2581

[2] ابن منظور افریقی، جمال الدین محمد بن مکرم، **لسان العرب**، دار الصادر، بیروت، لبنان، طبع:1956، 12/940

[3] حامد یوسف، **المعجم الوسیط** مجمع اللغۃ العربیہ قاہرہ، طبع2004ء:ص188

[4] عزالدین، عبد العزیز بن عبد السلام، **قواعد الاحکام**، دار احیاء الکتب العربیہ بیروت، 1377ھ:ص152، 153

[5] مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، **الجامع الصحیح**، کتاب الایمان، باب الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنۃ، حدیث نمبر402

[6] مسلم بن حجاج، **الجامع الصحیح**، باب تحریم ظلم المسلم وخذلہ واحتقارہ، 2/317

[7]: الاسراء88:17

[8] الروم38:30"

[9]: البقرہ177:2

[10] : بھٹوی، حافظ عبد السلام بن محمد، **تفسیر القرآن الکریم** (لاہور: دارالاندلس، 2015ء)۔

[11] ، النحل90:16

[12] مودودی، **تفہیم القرآن**، 2/72

[13] ، بنی اسرائیل23:17تا26

[14] مودودی، **تفہیم القرآن**، 2/65

[15] بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب المظالم والغضب، باب من کانت لہ مظلمۃ عند الرجل، حدیث:2449

[16] بخاری، **الجامع الصحیح**، کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث نمبر10

[17] ترمذی، **سنن ترمذی**، کتاب الفتن، باب ما جاء دماءکم واموالکم علیکم حرام:2159

[18] مسلم بن حجاج، **صحیح مسلم**، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم حدیث نمبر6580